وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَى يُرَاءُونَ النَّاسَ

ناصبی ملاؤں کا

حلال تقیہ

از قلم:

محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین۔ سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سادہ لوح سنیوں کو گمراہ کرنے کی خاطر نواصب علیہم ما علیہم اپنی گفتار سے یہ باور کروانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ روافض کے بڑے پکے دشمن ہیں۔ لیکن عملی طور پر:

"ناصبیوں میں روافض کی سنت یعنی تقیہ بازی برابر جاری ہے۔"

بلکہ دورِ حاضر کے ناصبی تو تقیہ کے باب میں روافض سے بھی چار ہاتھ آگے نکل گئے ہیں۔

جی ہاں!

نواصب سنتِ روافض یعنی "تقیہ" سے بھرپور لطف اندوز ہونے کے بعد اسے "اعلانِ حق" عنوان بھی دے چکے ہیں۔۔۔۔!!!

بقولِ شاعر:

خرد کا نام جنوں پڑ گیا جنوں کا خرد

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

ان عقل کے دشمنوں سے کوئی پوچھے، بھلا "تقیہ" بھی "اعلانِ حق" کہلاتا ہے؟

اگر تقیہ بازی اعلانِ حق ہے تو پھر روافض تو حق کے سب سے بڑے پرچاری قرار پائیں گے۔۔۔!!!

صورتِ واقعہ:

ہوا یوں کہ:

19 جولائی **2022**ء کو نارنگ منڈی میں ڈی جی اوقاف پنجاب محترم جناب ڈاکٹر سید طاہر رضا بخاری شاہ صاحب کی والدہ کی نمازہ جنازہ ادا کی گئی۔ نمازِ جنازہ کی امامت اور

دعا مفکر اسلام مفسر قرآن علامہ پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب زید مجدہ نے فرمائی۔ سادات کرام ، مشائخ عظام اور علمائے کرام کی ایک بڑی تعداد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ شرکاءِ جنازہ میں منبعِ یزیدیت، مخزنِ بن سلولیت مولوی ظہور رمانگوی کے استاد مولانا عبد الستار سعیدی صاحب بھی موجود تھے۔

ناصبیوں کے قول و فعل کا تضاد کوئی نئی بات نہیں۔ لہذا بہت ممکن ہے کہ مولانا عبد الستار سعیدی صاحب نے سوچا ہو کہ:

جنازہ رات کی تاریکی میں اداء کیا جارہا ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ استاد نمازِ جنازہ میں اسی سید زادے کو امام بنارہا ہے، جن کے خلاف ان کے شاگردِ نارشید ظہور رمانگوی نے پچھلے لگ بھگ 3 سال سے اعلانِ یزیدیت کر رکھا ہے۔ اور اس اعلانِ یزیدیت میں شاگردِ ناریشد تنہا نہیں، استادِ تازہ بیان نے شجرۂ خبیثہ کی جڑیں مزید آشکار کر دی ہیں۔

بہر حال!

مولانا عبد الستار سعیدی صاحب کی تمناؤں کے بالکل برخلاف ہوا اور نمازِ جنازہ کی تصاویر سوشل میڈیا پہ وائرل ہونے کی وجہ سے مولانا صاحب کا بھانڈا پھوٹ گیا اور ان کی "حرکت پکڑی گئی۔۔۔!!!

سلسلۂ گفتگو آگے بڑھانے سے پہلے میں چاہوں گا کہ قارئین بھی ان تصاویر کو ملاحظہ کر لیں تاکہ گفتگو کو سمجھنا آسان تر ہو سکے۔

صفوں کی تکمیل سے پہلے ہی حضور مفسرِ قرآن مصلائے امامت پر موجود ہیں

نمازِ جنازہ شروع ہونے سے چند گھڑیاں پہلے کا منظر

مولانا عبدالستار سعیدی قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کی اقتداء کرتے ہوئے

نمازِ جنازہ کے بعد حضور مفسرِ قرآن دعا کرواتے ہوئے

جبکہ مولانا عبد الستار صاحب شریکِ دعا

نمازِ جنازہ کے بعد حضور مفسرِ قرآن دعا کرواتے ہوئے

جبکہ مولانا عبد الستار صاحب شریکِ دعا

نمازِ جنازہ کے بعد حضور مفسرِ قرآن دعا کرواتے ہوئے

جبکہ مولانا عبد الستار صاحب شریکِ دعا

نمازِ جنازہ کے بعد حضور مفسرِ قرآن دعا کرواتے ہوئے

جبکہ مولانا عبد الستار صاحب شریکِ دعا

ناصبیت کو جھٹکا:

جب یہ تصاویر وائرل ہوئیں تو پوری ناصبیت کو بالعموم اور مخزنِ بن سلولیت مولوی ظہور مانگوی کو بالخصوص بہت بڑا جھٹکا لگا۔ کیونکہ انہیں صاف نظر آنے لگ گیا کہ عوام عنقریب ا کا استقبال جوتوں سے کرے گی۔

کیونکہ ایک طرف پورا ناصبی ٹولہ اور بالخصوص مولوی ظہور مانگوی لگ بھگ تین سال سے مفسرِ قرآن قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کے خلاف اعلانِ یزیدیت کیے بیٹھا ہے اور دوسری طرف مولوی ظہور مانگوی کے استاد مولانا عبد الستار سعیدی صاحب قبلہ پیر سید ریا حسین شاہ صاحب کی اقتداء کرتے نظر آ رہے ہیں۔۔۔۔!!!

اگر یہ بات باشعور عوام تک پہنچ گئی تو وہ ضرور انہیں بر سرِ منبر جوتے مارے گی۔۔۔!!!

کال کا ڈرامہ

عوامی ردِ عمل سے بچنے کے لیے۔۔۔ یا یوں کہیے کہ: منافقت کا نقاب مزید کس کے باندھنے کے لیے بلکہ اس نقاب کو دو آتشہ کرنے کے لیے ایک کال کا ڈرامہ رچا گیا۔ مولانا عبد الستار سعیدی صاحب کو ایک کال کروائی گئی اور ان تصاویر کے سلسلے میں وضاحت مانگی گئی۔

میں چاہوں گا کہ قارئین اس کال کا متن بھی کالر اور مولانا عبد الستار صاحب ہی کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں:

کالر: حضور ایک مسئلہ کی وضاحت چاہیے۔

مولانا عبد الستار: فرمائیے۔

کالر: آپ کی تصویر سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ جس میں آپ ایک بدعقیدہ شخص کے پیچھے نمازِ جنازہ ادا فرما رہے ہیں۔ اسکی کیا حقیقت ہے؟

مولانا عبد الستار: ہاں وہ چند دن پہلے میں ایک جنازہ میں شرکت کے لیے گیا۔ کچھ اور بھی علمائے اہلِسنت ساتھ تھے۔ تو جب جنازہ کے لیے صفیں وغیرہ بنالی گئیں تو مجھے بھی کھینچ کے صفِ اول میں لے گئے دوست۔ تو آخر دم تک جنازہ کے شروع ہونے تک یہ علم میں نہیں تھا کہ جنازہ کی امامت کوئی بدعقیدہ شخص کرائے گا۔ تو بالکل عین وقت پر اسی بدعقیدہ شخص کی امامت کا اعلان ہوا تو اس وقت کہیں ادھر ادھر جانے کی کوئی صورت بھی نہیں بن رہی تھی تو میں بلا نیت اقتداء ایسے ہی بس ہاتھ باندھ کر کھڑا رہا۔ جو نہی اس جنازہ کا سلام پھیرا گیا تو میں نے نکلنے والی بات کی۔

ورنہ میرا عقیدہ بدعقیدہ اشخاص کے پیچھے نماز اور ان سے میل جول اور اختلاط کا بالکل وہی ہے۔ اس سلسلہ میں جو سیدی اعلی حضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا اور حضور قبلہ محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا اور میرے پیر و مرشد حضرت قبلہ غزالئِ زماں رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا ہے۔ نہ ان کے پیچھے نماز کو جائز سمجھتا ہوں اور نہ ان سے میل جول میں رغبت رکھتا ہوں۔ اللہ تعالی مجھے اس عقیدے پر قائم و دائم رکھے۔

قارئینِ کرام!

یہ گفتگو کسی پنج سورتے مولوی یا کسی گاؤں گوٹھ کے امام مسجد کی نہیں، یہ گفتگو اس شخص کی ہے جو جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں ایک عرصہ سے ناظمِ تعلیمات اور شیخ الحدیث کے منصب پہ فائز ہے۔

جی ہاں !

وقت کا شیخ الحدیث رات کی تاریکی میں ایک ایسے سید زادے کی اقتداء میں نماز پڑھ لیتا ہے جس سید زادے کو بدنام کرنا ان حضرات نے اپنا مقصدِ زیست بنا رکھا ہے۔ اور پھر چوری پکڑے جانے پر ایسی رکیک گفتگو کہ معمولی سی عقل رکھنے والا بھی اسے سنتے ہی ہزار تف کا ورد کرتا دکھائی دیتا ہے۔

میں منصف مزاج مسلمان بھائیوں سے پوچھنا چاہوں گا کہ:

- کیا ایسے لوگ مذہبی پیشوا کہلا سکتے ہیں ؟؟؟
- کیا ان لوگوں کی مذہبی تعلیم پہ اعتماد کیا جاسکتا ہے ؟؟؟
- اگر یہ لوگ علمائے سوء نہیں تو کیا کوئی شخص علمائے سوء کے سر پہ سینگ دکھا سکتا ہے ؟

چند سوالات :

قارئینِ ذی قدر !

ایک عام مسلمان کے ذہن میں مولانا عبد الستار صاحب کی یہ گفتگو سن کر ہزاروں سوال جنم لیتے ہیں۔۔۔۔

لیکن میں بالاختصار فقط چند امور کی جانب اشارہ کرنا چاہوں گا:

قولہ :

"ہاں وہ چند دن پہلے"

اقول بتوفیق اللہ تعالی وتوقیفہ

مولانا عبد الستار صاحب کے یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ یہ وضاحتی پیغام نمازِ جنازہ کے فورا

بعد جاری نہیں ہوا بلکہ چند دن بعد جاری کیا گیا۔ نیز یہ وضاحتی بیان مولانا عبد الستار صاحب نے از خود جاری نہیں کیا بلکہ کسی سائل کے پوچھنے پر وضاحت کی۔

مولانا عبد الستار صاحب اور ان کے شاگرد مخزنِ بن سلولیت ظہور رمانگوی، جو عرصہ تین سال سے مفسرِ قرآن پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب کے خلاف اعلانِ یزیدیت کیے بیٹھے ہیں، ان دونوں شخصیات سے سوال ہے کہ:

- اگر قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کی اقتداء میں نمازِ جنازہ کی ادائیگی درست نہ تھی کسی بھی عذر کی وجہ سے مولانا عبد الستار صاحب کو وہاں کھڑے رہنا پڑ گیا تو اس منافقانہ اقتداء کی حقیقت واضح کرنے کے معاملے میں کئی دن کی خاموشی کا کیا حکم ہے؟ کیا اس قسم کے واقعہ کے بعد کئی دن تک خاموش رہنا جائز ہے؟
- اگر کوئی شخص کسی گناہ کا مرتکب ہو تو کیا اسے بھی یہی فتوی دیا جائے گا کہ "چند دن بعد توبہ کر لینا" یا شرع شریف فوراً توبہ کا حکم جاری کرتی ہے؟
- نیز اس تقیہ بھری اقتداء کی حقیقت آشکار کرنے کے لیے کسی سائل کے سوال کا انتظار کیوں کیا گیا؟ مولانا عبد الستار صاحب نے از خود اس کی حقیقت کو آشکار کیوں نہیں کیا
- اور اگر وہ کالر کال کر کے ایسا سوال نہ کرتا تو کیا اس معاملے کو جوں کا توں چھوڑ دینا درست تھا؟
- نیز یہ وضاحت تو فقط ایک شخص کے سامنے اس کے پوچھنے پر کی گئی۔ جبکہ نمازِ جنازہ سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں اداء کی گئی جس کی تصاویر لاکھوں لوگوں نے دیکھیں۔ تو کیا مجمعِ عام میں کی جانے والی "حرکت" کی فردِ واحد کے سامنے "وضاحت" کافی ہے

➢ اور اگر ایسا ہی ہے تو پھر حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ

کا تصور آپ لوگوں کی نظر میں کسی اہمیت کا حامل نہیں؟ یا یہ فتوے آپ لوگوں نے صرف دوسروں کے لیے رکھے ہوئے ہیں؟

قولہ:

"میں ایک جنازہ میں شرکت کے لیے گیا۔"

اقول بتوفیق اللہ تعالی وتوقیفہ

شکر ہے کہ مولانا عبد الستار صاحب نے یہ نہیں کہا کہ:

"میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنے آپ کو اس جنازہ میں شریک پایا"

مولانا صاحب نے کم از کم اس بات کو تسلیم تو کیا کہ وہ ارادۃً نمازِ جنازہ میں شرکت کے لیے گئے۔

قارئینِ ذی قدر!

پہلے جان لیں کہ یہ جنازہ کس شخصیت کا تھا۔ یہ جنازہ رابعۂِ عصر، عالمۂِ قرآن، خانوادۂِ ساداتِ بخاری نارنگ شریف کی جلیل القدر ہستی، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی عظیم روحانی شخصیت سیّد الا فاضل حضرت پیر سیّد محمد فاضل شاہ بخاری (آستانہ پیر بخاری نارنگ شریف) کی اہلیہ محترمہ اور ڈائریکٹر جنرل اوقاف پنجاب ڈاکٹر سید طاہر رضا بخاری کی والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالی علیہا کا تھا۔

مولانا عبد الستار صاحب نے جنازہ میں شرکت کے لیے لاہور سے نارنگ شریف تک کا سفر کیا۔ جسے اگر کار کے ذریعے طے کیا جائے تو سوا گھنٹے سے ڈیڑھ گھنٹہ درکار ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ:

خانوادۂ ساداتِ بخاری نارنگ شریف تو مفسرِ قرآن قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کو عالمِ اسلام کی عظیم ہستی مانتے ہیں۔ ان کی عظمت و بزرگی کے قائل ہونے ہی کے پیشِ نظر خواہاں ہوئے کہ اس خانوادہ کی عظیم ہستی کی نمازِ جنازہ حضرت قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کی اقتداء میں اداء کی جائے۔

جس کا منہ بولتا ثبوت ڈاکٹر سید طاہر رضا شاہ صاحب بخاری کے حال ہی میں شائع ہونے والے کالم "محراب" میں درج یہ الفاظ ہیں:

خانقاہِ معلّٰی پیر بخاری نارنگ شریف میں نمازِ جنازہ کی امامت مفسرِ قرآن، فخر السّادات حضرت علامہ پیر سیّد ریاض حسین شاہ صاحب نے فرمائی۔ میری اور میرے خانوادے کی بھی یہی تمنا ہے کہ ہمارے جنازے بھی ایسے ہی اہلُ اللہ اور صاحبانِ نسبت و معرفت کے حلقومِ مطاہرہ سے بلند ہوتی ہوئی تکبیرات کی صداؤں میں اُٹھیں۔ شاہ جی صاحب ضعف اور علالت کے باوجود راولپنڈی سے طویل مسافت طے کر کے محلہ پیر بخاری نارنگ شریف تشریف فرما ہوئے۔ ہمارا سارا گھرانہ سراپا تشکر و امتنان ہوا، وہ نقوی و حسینی اور بخاری وبھاکری سادات کے فضائل و مناقب سے متصف ہیں۔ ان کا ترجمۂ قرآن اور تفسیر "تَبصِرَۃ" ہمارے گھروں میں نورِ ہدایت کی لَو اور ضَو کا باعث ہے۔

(مکمل کالم آخر میں ملاحظہ ہو۔)

مطلب یہ نکلا کہ:

خانوادۂ ساداتِ بخاری حضرت قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کے افکار و نظریات سے نہ صرف راضی اور مطمئن ہیں بلکہ اپنے لیے نورِ ہدایت شمار کرتے ہیں۔

مولانا عبد الستار سعیدی صاحب اور ان کے شاگردِ نارشید مولوی ظہور مانگوی بتائیں کہ:

اگر قبلہ مفسرِ قرآن پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب نقوی کے افکار و نظریات کی وجہ سے ا کی اقتداء میں نمازِ جنازہ جائز نہیں تو پھر خانوادۂ ساداتِ بخاری نارنگ شریف، جو انہی افکار و نظریات کو اپنے لیے نورِ ہدایت سمجھتے ہیں، ان کے جنازوں میں شرکت کے لیے لاہور سے نارنگ شریف کا سفر کیسے جائز ہوا؟؟؟

پسِ پردہ حقیقت

قارئینِ ذی قدر!

اس سوال کا جواب نہ تو مولانا عبد الستار صاحب دیں گے اور نہ ہی مخزنِ بن سلولیت مولوی ظہور مانگوی۔۔۔

لیکن میں سلسلۂ گفتگو آگے بڑھانے سے پہلے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ مولانا عبد الستار صاحب سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس عظیم ہستی کے جنازہ میں کیوں شریک ہوئے۔۔۔

ع بات تو سچ ہے مگر بات ہے رسوائی کی۔۔۔!!!

قارئینِ کرام!

بات یہ ہے کہ مولانا عبد الستار صاحب کی بیٹیاں اور بیٹا کئی سال سے اپنی ڈیوٹی اور ذمہ داریا پوری کیے بغیر، یعنی گھر بیٹھ کر سرکاری تنخواہیں ہڑپ کر رہے ہیں۔۔۔!!!

اور یہ جنازہ جس ہستی کا تھا وہ ڈائریکٹر جنرل او قاف پنجاب ڈاکٹر سید طاہر رضا بخاری شاہ صاحب
کی والدہ ماجدہ تھیں۔۔۔

مولانا عبد الستار صاحب کی جنازہ میں شرکت ڈائریکٹر جنرل او قاف پنجاب کو خوش کرنے کے لیے تھی تا کہ گھر بیٹھ کر جو سرکاری مال بٹورا جارہا ہے، وہ سلسلہ باقی رہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ڈی جی او قاف پنجاب ناراض ہو گئے تو "حلال کرپشن" کا سلسلہ رک جائے۔

میری بات کے ثبوت کے طور پر حال ہی میں ڈی جی او قاف پنجاب ڈاکٹر سید طاہر رضا بخاری شاہ صاحب کے شائع ہونے والے کالم "محراب" سے یہ اقتباس ملاحظہ کریں۔ فرماتے ہیں:

جو صدمہ در پیش ہے، اس میں بہت کچھ کہنے کی سکت نہیں اور ہو بھی--- تو سامنے شخصیت ہی ایسی ہے جو مسلک حق کی ترجمان، فکر رضا کی امین، غزالئِ زماں کے افکار کی وارث، مُحدثِ اعظم کے مشرب کی علمبردار--- اسی لیے تو کئی برسوں سے اُن کی دخترانِ کرام اور پسرِ عزیز کے سرکاری مشاہیرے اور روزینے کی، انکے پسینہ بہائے بغیر، بلا تعطل فراہمی اور ادائیگی کا اہتمام والتزام--- کہ مسلک حق کی ترجمانی کے سبب، اتنا "خراج" تو حافظ صاحب کی اٰل واولاد کا حق ہے۔ یہ حلال اور حرام کے پیمانے تو عامۃُ الناس کے لیے ہیں۔ یہ بدعقیدگی اور خوش عقیدگی کے زاویے تو سادہ لوح طالب علموں کے لیے ہیں۔

(مکمل کالم آخر میں ملاحظہ ہو۔)

قارئینِ ذی قدر!

ڈاکٹر سید طاہر رضا بخاری شاہ صاحب کے کالم سے اقتباس کے آخری الفاظ دوبارہ ملاحظہ فرمائیں۔ فرمایا:

یہ حلال اورحرام کے پیمانے تو عامۃُ الناس کے لیے ہیں۔ یہ بدعقیدگی اورخوش عقیدگی کے زاویے تو سادہ لوح طالب علموں کے لیے ہیں۔

قارئینِ کرام!

یہی ہے ان دشمنانِ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت۔۔۔۔!!!

جب پیٹ میں لقمۂ حرام جاتا ہے تو پھر منہ سے حق بات کیسے نکل سکتی ہے؟؟؟

جب کھانا حرام کا، پینا حرام کا، اوڑھنا حرام، بچھونا حرام تو پھر ایسے مونہوں سے اولادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مغلظات نہ نکلیں تو اور کیا نکلے؟؟؟

یہ پاک گھرانہ ہے اور اس گھرانے کی نوکری پاک لوگوں ہی کو نصیب ہوتی ہے۔ اللہ کریم۔ اس گھرانے کو ہر ناپاکی سے دور فرمایا ہے، لہذا حرام کھانے والوں کو یہ نوکری نصیب ہی نہیں ہوتی۔

بہر حال!

یہ تھی اصل حقیقت جس کا اظہار نہ تو مولانا عبد الستار صاحب کریں گے اور نہ ہی اپنی بیٹیوں اور بیٹے کو گھر بیٹھے ملنے والی سرکاری مراعات کے حرام ہونے کا فتویٰ دیں گے۔

اس مالِ حرام کے حلال ہونے کا فتویٰ دے سکے تو ضرور دیں گے۔ نیز اس حرام مال کے تسلسل میں کوئی رکاوٹ کھڑی ہوئی تو اسے ہٹانے کے لیے بھی ایڑی چوٹی کا زور لگائیں گے۔ لیکن اگر کسی خیر کی بات کی جائے تو ان حضرات سے اس کی امید رکھنا بالکل بے سود ہے۔

قولہ:

"کچھ اور بھی علمائے اہلِسنت ساتھ تھے۔"

اقول بتوفیق اللہ تعالیٰ وتوقیفہ

مولانا عبد الستار صاحب مان رہے ہیں کہ ان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے جو "علمائے اہلِسنت" ہیں۔

مولانا عبد الستار صاحب اور ان کے شاگردِ نارشید منبعِ یزیدیت ظہور رمانگوی سے سوال ہے کہ وہ علمائے اہلِسنت قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کے پیچھے نماز اداء کرکے "سنی" رہے یا نہیں؟

اگر اب بھی ان کی سنیت باقی ہے تو کیوں؟

اور اگر ان کی سنیت باقی نہیں تو کیا آپ لوگوں میں ہمت ہے کہ ان علماء میں سے ہر ایک کا لے کر ان کے "خروج از اہلِسنت" کا فتوی صادر کریں۔۔۔؟؟؟

لیکن ہمیں امید نہیں، یقین ہے کہ یہ کام آپ حضرات سے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ کی مہربانیاں فقط خانوادۂ رسول ﷺ ہی کے ساتھ خاص ہیں اور آپ لوگ صرف ساداتِ کرام ہی کے خلاف فتوے جاری کرنا اپنا مقصدِ زیست سمجھتے ہیں۔

مولانا صاحب کا سفید جھوٹ

قولہ:

"جب جنازہ کے لیے صفیں وغیرہ بنالی گئیں تو مجھے بھی کھینچ کے صفِ اول میں لے گئے"

اقول بتوفیق اللہ تعالیٰ وتوقیفہ

یہ بات مولانا عبد الستار صاحب کا سفید جھوٹ ہے۔

مولانا صاحب کا دعوی ہے کہ مجھے صفیں بنانے کے بعد پہلی صف میں کھینچ کر لے جایا گیا۔ حالانکہ زیرِ نظر تصویر میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے کہ صفوں کی تکمیل سے پہلے ہی مولانا عبد الستار صاحب پہلی صف میں براجمان ہیں:

مولانا عبد الستار صاحب کی اس بات کو ڈاکٹر سید طاہر رضا شاہ صاحب بخاری بھی جھوٹ کہتے ہوئے لکھتے ہیں:

محترم حافظ صاحب نے اپنے ایک ٹیلفونک بیان میں تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ: "جب جنازہ کے لیے صفیں وغیرہ بنائی گئیں تو مجھے بھی کھینچ کر صفِ اوّل میں لے گئے" ان کا یہ کہنا سراسر کذب اور افترآ ہے۔ امرِواقعہ یہ ہے کہ وہ تو وارد ہی اس پہلی صف میں ہوئے جو مسجد سے باہر تشریف آور ہوتے ہوئے فوری طور پر دستیاب تھی اور چونکہ صف بندی میں کچھ وقت تو لگتا ہے، ایسے میں حضرت

حافظ صاحب کے لیے کرسی بھی دستیاب ہوئی اور وہ پورے اطمینان سے اس پر کم و بیش دس سے پندرہ منٹ تک تشریف فرما رہے۔

(مکمل کالم آخر میں ملاحظہ ہو۔)

قارئینِ کرام!

یہ ہیں وقت کے شیخ الحدیث صاحب۔۔۔۔!!! کیسے کھلے بندوں جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔!

اور حالت یہ ہے کہ ان حضرات کے سارے فتوے رسول اللہ ﷺ کی اولاد کے خلاف ہی بنتے ہیں۔

باقی پوری دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ یہ خود کیا کر رہے ہیں؟ اس پر ان کی کوئی توجہ نہیں۔ بس ان کی کوشش یہی ہے کہ کسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بیٹوں کی عزت و عظمت کو لوگوں کی نظروں میں کم کر سکیں۔ لیکن:

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا

پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے۔۔۔!!!

مولانا صاحب کا ایک اور سفید جھوٹ:

قولہ:

تو آخر دم تک جنازہ کے شروع ہونے تک یہ علم میں نہیں تھا کہ جنازہ کی امامت کوئی بد عقیدہ شخص کرائے گا۔ تو بالکل عین وقت پر اسی بد عقیدہ شخص کی امامت کا اعلان ہوا تو اس وقت کہیں ادھر ادھر جانے کی کوئی صورت بھی نہیں بن رہی تھی۔

اقول بتوفیق اللہ تعالی وتوقیفہ

قارئینِ ذی قدر!

یہ مولانا عبد الستار صاحب کا ایک اور کھلا جھوٹ ہے کہ "عین وقت" پر اعلان ہوا۔۔۔!!!

اوپر جو تصویر گزری اسے دوبارہ ملاحظہ کیجیے۔ حضرت قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب مصلائے امامت پہ موجود ہیں اور صفیں ابھی تک مکمل نہیں ہوئیں۔ مولانا عبد الستار صاحب بھی پیچھے کھڑے نظر آ رہے ہیں اور اتنے دور بھی نہیں کہ انہیں نظر نہ آ رہا ہو کہ مصلائے امامت پہ کون ہے۔۔۔!!!

مولانا عبد الستار صاحب کے اس جھوٹ کی نشاندہی کرتے ہوئے ڈاکٹر سید طاہر رضا شاہ صاحب لکھتے ہیں:

ان کی امامت و اقتدا تو مُسلمہ تھی، اور اس کا باقاعدہ اعلان بھی ہوا، اور معہ القابات ہوا، اورجنازہ شروع ہونے سے کم از کم اتنی دیر قبل ضرور ہوا کہ اگر کوئی معترض یا منقبِض تھاتو وہ جنازے کی مجلس سے تو کجا، اتنی دیر میں تو وہ محلہ پیر بخاری سے بھی دور جا سکتا تھا۔

چند سطور بعد لکھا:

حضرت حافظ صاحب کے لیے کرسی بھی دستیاب ہوئی اور وہ پورے اطمینان سے اس پر کم وبیش دس سے پندرہ منٹ تک تشریف فرما رہے، اور پھر اسی اثنا میں حضرت شاہ جی صاحب کی اقتدا و امامت کا باقاعدہ اعلان بھی ہوا،وہ مصلّائے امامت پر آئے، اور پھر وہ مصلّٰی پر اس لیے بھی کچھ وقت رُکے اور ٹھہرے کہ مراڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر سیّد سعید الحسن شاہ صاحب عین اسی لمحے پہنچے،

گاڑی سے اُترے اور جنازہ کے قریب تر مقام تک ان کا آنا ایک فطری سی بات تھی کہ بالعموم ایسے موقعو ں پر سادات، مشائخ و علماء کے اعزاز و اکرام کو ملحوظ رکھا جاتاہے۔ ایسی آمدورفت میں کسی کے لیے بھی، وہاں سے رخصت پانا قطعاً، قطعاً، مشکل نہ تھا۔

(مکمل کالم آخر میں ملاحظہ ہو۔)

قارئینِ ذی قدر!

مولاناعبد الستار صاحب نے اپنی بیٹیوں اور بیٹے کو گھر بیٹھے ملنے والی سرکاری مراعات کی حفاظت کی خاطر جنازہ میں شرکت کی۔ لیکن جب دیکھا کہ لوگوں کے بیچ رچا گیاڈرامہ چوپٹ ہو جائے گا تو اب جھوٹ پہ جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے نہ اپنی سفید داڑھی کا لحاظ کیا اور نہ ہی اپنے منصب کی پرواہ کی۔۔فانا للہ وانا الیہ راجعون

قولہ:

"اس وقت کہیں ادھر ادھر جانے کی کوئی صورت بھی نہیں بن رہی تھی۔"

اقول بتوفیق اللہ تعالی وتوقیفہ

پہلی بات تو یہ ہے کہ:

یہ سراسر جھوٹ ہے۔ کیونکہ جنازہ کی امامت کا اعلان کافی دیر پہلے کیا جاچکا تھا جیسا کہ ڈاکٹر۔ طاہر رضاشاہ صاحب بخاری کی صراحت سے واضح ہو چکا۔

دوسری بات:

مولاناصاحب نے اپنے ماننے والوں کی جھوٹی تسلی کی خاطر کیسا عذرِ لنگ پیش کیا ہے۔ ادھر

ادھر جانے کی صورت تو نماز شروع کرنے کے بعد بھی بن جاتی ہے۔۔۔

مجھے مولانا عبد الستار صاحب کے ناخلف شاگردوں کی اہلیت کا تو علم نہیں لیکن مولانا صاحب یقینا مسائلِ حدث فی الصلاۃ سے واقف ہیں۔

جب نماز شروع کرنے کے بعد بھی ادھر ادھر جانے کی صورت نکل آتی ہے تو مولانا صاحب کے لیے نماز شروع کرنے سے پہلے یہ راہیں کیسے مسدود ہو گئیں ؟؟؟

تیسری اور حقیقی بات یہ ہے کہ:

اگر ادھر ادھر جانے کا موقع ہوتا جب بھی مولانا صاحب کہیں نہ جاتے اور کہیں نہیں گئے۔ کیونکہ مولانا صاحب نے اپنی بیٹیوں اور بیٹے کے لیے "حلال کرپشن" کا سلسلہ مستحکم کرنا تھا اور اسی مقصد کی خاطر موصوف نے لاہور سے نارنگ منڈی کا سفر کیا۔ وہاں پہنچ کر ادھر ادھر جانے کا تصور ہی مولانا صاحب کے لیے جان لیوا ثابت ہوتا۔

دین کے ٹھیکیداروں کا حلال تقیہ

قولہ:

"تو میں بلا نیت اقتداء ایسے ہی بس ہاتھ باندھ کر کھڑا رہا۔"

اقول بتوفیق اللہ تعالی وتوقیفہ

تف، تف ہزار تف اس گھٹیا مزاجی پر۔۔۔

قارئینِ ذی قدر!

یہ ہے ناصبی ملاؤں کا "حلال تقیہ"

ہم نے گفتگو کی ابتداء میں کہا تھا کہ:

ناصبی اپنی گفتار سے تو باور کروانے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ روافض کے بڑے پکے دشمن ہیں۔ لیکن سچ یہ ہے کہ:

"ناصبیوں میں روافض کی سنت یعنی تقیہ بازی برابر جاری ہے۔"

دعوے ہیں "حسینیت" کے اور منافقت کا یہ عالم ہے کہ بیٹیوں اور بیٹے کے لیے سرکاری تنخواہوں کو گھر بیٹھے وصول کرنے کے لیے وقت کا "شیخ الحدیث" تقیہ بازی سے کام لے رہا ہے۔۔۔۔!!!

❖ مولانا عبد الستار صاحب اور ان کے شاگردِ نارشید ظہور رمانگوی سے سوال ہے کہ:

- کیا اس قسم کی تقیہ بازی حلال ہے؟
- اگر اس قسم کی تقیہ بازی حلال ہے تو پھر تمہارے تقیہ اور روافض کے تقیہ کے بیچ کونسا بڑا فرق ہے کہ تمہارا تقیہ حلال اور روافض کا تقیہ ممنوع؟؟؟

یعنی دوسروں کا کتا کتا اور تمہارا کتا ٹومی۔۔۔۔؟؟؟

❖ ہماری کتب فقہ میں صراحتاً موجود ہے کہ مذہبی پیشوا اگر گناہ کو روکنے کی طاقت نہ رکھے تو اسے مجلسِ معصیت میں بیٹھنا جائز نہیں۔

فقہاء فرماتے ہیں:

فَإِنْ كَانَ مُقْتَدًى بِهِ لَا يَقْعُدُ لِأَنَّ فِيهِ شَيْنَ الدِّينِ وَفَتْحَ بَابِ الْمَعْصِيَةِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

(ہدایہ **4/365** ، الاختیار لتعلیل المختار **4/177**)

لائقِ توجہ:

فقہاء کا بیان کردہ یہ مسئلہ اعتقادی خرابی کے بارے میں نہیں بلکہ عملی خرابی کے بارے میں ہے۔ جہاں پر عملی خرابی موجود ہو تو مذہبی پیشوا کی ذمہ داری ہے کہ:

- ✓ یا اسے روکے۔۔۔
- ✓ اور اگر روک نہیں سکتا تو وہاں ہر گز نہ رکے۔ کیونکہ اس کے رکنے میں دین پر اعتراض اور اہلِ اسلام کے لیے بابِ معصیت کھلے گا۔

عملی خرابی کی صورت میں مذہبی پیشوا کے لیے وہاں رکنا جائز نہیں تو مولانا عبد الستار اور ان کے شاگرد نارشید ظہور رمانگوی کے نزدیک تو سید السادات قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب معاذ اللہ "بد عقیدہ" ہیں۔

کیا بد اعتقادی کی صورت میں منافقوں کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے رہنے کی کوئی صورت ہے؟

یا تم لوگوں کے حلال و حرام کے فتوے صرف دوسروں کے لیے ہیں؟؟؟

❖ مزید برآں:

مولانا عبد الستار صاحب نے بھلے نیت نہ کی ہو اور محض ازراہِ تقیہ ہاتھ باندھ کر کھڑے رہے ہوں، سوال یہ ہے کہ:

سوادِ قوم کی کثرت کا سبب بنے یا نہیں؟

اگر بنے اور یقیناً بنے تو رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

مَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

یعنی جو شخص جس قوم کی جماعت میں اضافہ کا باعث ہو وہ انہی میں سے ہے۔

مولانا عبد الستار صاحب اپنے دعوی کے مطابق ایک بد عقیدہ شخص کے مقتدیوں میں اضافہ کا باعث بنے، اور بحکمِ حدیث ان پر وہی حکم آئے گا جو باقیوں پر آتا ہے۔

اب مولانا عبد الستار صاحب بتائیں کہ ان کے دعوی کے مطابق بد عقیدہ امام کے مقتدیوں پر کیا حکم لگے گا؟

وہ خوش عقیدہ رہیں گے یا بد عقیدہ؟

اگر خوش عقیدہ رہیں گے تو کیوں؟

اور اگر ان پر بھی بد عقیدگی کا فتوی آتا ہے تو بحکمِ حدیث یہ فتوی مولانا عبد الستار صاحب پر بھی بنتا ہے۔۔۔۔!!!

اس بد عقیدگی سے مولانا صاحب کب توبہ کریں گے؟

کیا کسی نئی فون کال کا انتظار ہے یا بیٹیوں اور بیٹے کا اس مہینے کا مشاہرہ بٹورنے کے بعد یہ مبارک قدم اٹھائیں گے؟

❖ مولانا عبد الستار صاحب کا کہنا ہے کہ:

"ایسے ہی بس ہاتھ باندھ کر کھڑا رہا۔"

صاف ظاہر ہے کہ مولانا عبد الستار صاحب نے کم از کم مقتدیوں سے مشابہت تو اختیار کی۔

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

یعنی جو شخص جس قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔

مولانا عبد الستار صاحب کا خود ماننا ہے کہ انھوں نے مقتدیوں سے مشابہت اختیار کی۔۔۔

اب مولانا عبد الستار صاحب بتائیں اور اگر انہیں بیٹیوں اور بیٹے کے لیے " حلال کرپشن " بند ہونے کا ڈر ہے تو ظہور رمانگوی بتادے کہ مولانا عبد الستار صاحب پر قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کے حقیقی مقتدیوں والا حکم آئے گا یا نہیں ؟

اگر نہیں تو کیوں ؟

اگر آئے گا اور یقینا آئے گا تو مولانا عبد الستار صاحب بد عقیدہ قرار پائیں گے یا نہیں ؟

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیّاد آگیا

مولانا صاحب کا ایک اور جھوٹ

قولہ :

"جونہی اس جنازہ کا سلام پھیر اگیا تو میں نے نکلنے والی بات کی۔"

اقول بتوفیق اللہ تعالی وتوقیفہ

مولانا عبد الستار صاحب کا ایک اور جھوٹ۔۔۔!!!

ہم نے گفتگو کے شروع میں اس واقعہ کی تصاویر لگائی ہیں۔ ان تصاویر میں سے تصویر نمبر **4**، **5**، **6**، **7** کو دیکھ لیا جائے۔ جنازہ کا سلام پھر چکا ہے اور دعا ہو رہی ہے لیکن مولانا عبد الستار صاحب وہیں کے وہیں مصروفِ دعا نظر آرہے ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا " سلام پھیرتے ہی نکلنے والا " دعوی سراسر جھوٹ ہے۔

لیکن چونکہ یہ لوگ دین کے ٹھیکیدار ہیں لہذا ان کے لیے سب " حلال " ہے۔

قولہ:

ورنہ میرا عقیدہ بدعقیدہ اشخاص کے پیچھے نماز الخ

اقول بتوفیق اللہ تعالی وتوقیفہ

نماز کا مسئلہ فقط بدعقیدہ کے پیچھے نہیں بنتا، حرامخوروں اور تقیہ بازوں کے پیچھے نماز کے مسا
سے بھی ہماری کتب میں بحث کی گئی ہے۔ ذرا ہمت فرمائیں اور اس سلسلے میں بھی عوام کو مطل
فرمائیں۔

قولہ:

ورنہ میرا عقیدہ بدعقیدہ اشخاص کے پیچھے نماز اور ان سے میل جول اور اختلاط کا بالکل وہی
ہے۔ اس سلسلہ میں جو سیدی اعلی حضرت فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا اور حضور قبلہ
محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا اور میرے پیر و مرشد حضرت قبلہ غزالئِ زماں ر
اللہ تعالی علیہ کا ہے۔ نہ ان کے پیچھے نماز کو جائز سمجھتا ہوں اور نہ ان سے میل جول میں رغب
رکھتا ہوں۔ اللہ تعالی مجھے ایسی عقیدے پر قائم و دائم رکھے۔

اقول بتوفیق اللہ تعالی وتوقیفہ

اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکایت

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

جو لوگ بیٹیوں اور بیٹے کی حرام کمائی کی بقا کی خاطر تقیہ اور پھر کھلی کذب بیانی سے گریز نہ
کریں، انہیں اعلیحضرت، محدثِ اعظم پاکستان اور غزالئِ زماں رحمہم اللہ تعالی کا نام لینا زیب
نہیں دیتا۔

باقی ہم سمجھ سکتے ہیں کہ مولانا صاحب ان شخصیات کا نام کیوں استعمال کر رہے ہیں۔
اصل مسئلہ حلوے مانڈے کا ہے۔ جیسے بیٹیوں اور بیٹے کے مشاہرہ کی خاطر مولانا صاحب نے
بطور تقیہ نمازِ جنازہ میں شرکت کر لی، ویسے ہی جامعہ نظامیہ رضویہ میں تفویض منصب کی بقا
کے لیے موصوف کو بطورِ تقیہ ان بزرگوں کا نام لینے سے بھی کوئی نہیں روک سکتا۔
باقی جن ہستیوں کا مولانا صاحب نام لے رہے ہیں، ان کی اولادوں کو تو وہ دین سمجھ نہیں آیا
جس دین کی پرچار موصوف کر رہے ہیں۔
محترم جناب صاحبزادہ حامد رضا صاحب جو حضرت محدث اعظم پاکستان کے حقیقی وارث ہیں
انہیں وہ دین سمجھ نہیں آیا جو مولانا صاحب کو بغیر کسی تعلق کے سمجھ میں آ گیا۔۔۔
جگر گوشۂ غزالئِ زماں قبلہ سید حامد سعید کاظمی شاہ صاحب کو حضور غزالئِ زماں رحمہ اللہ تعالیٰ
کی وہ تعلیمات سمجھ نہیں آئیں جو موصوف نے سمجھ لیں۔۔۔
جانشینِ غزالئِ زماں قبلہ سید مظہر سعید کاظمی شاہ صاحب تو قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب
سے میل جول رکھے ہوئے ہیں، پھر مولانا عبد الستار صاحب نہ جانے کونسی تعلیماتِ غزالئِ
زماں کا دعوی کرتے ہیں؟

ARY
Qtv
2:08, Asr 15:45, Maghrib 17:22, Isha 18:45 Sialkot Fajar 5:20, Zohar 11:31, Asr 15:18, Mag

ان تصاویر میں خانوادۂ محدثِ اعظم پاکستان اور خانوادۂ حضور غزالیِٔ زماں امام اہلسنت قبلہ
احمد سعید کاظمی شاہ صاحب کا حضور مفسرِ قرآن قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب کے ساتھ
محبت بھرا تعلق واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔
لیکن ناصبیوں اور دجالیوں کی مت بالکل ماری گئی ہے۔۔۔
ان جاہلوں کا کہنا ہے کہ:
حضورِ اعلی، فاتحِ قادیانیت سیدنا پیر مہر علی شاہ صاحب کی اولادِ امجاد تعلیماتِ مہریہ کماحقہ نہ
سمجھ سکی۔۔۔ انہیں گر سمجھا تو لاہور کے چند "کَن ٹُٹّوں" نے سمجھا۔۔۔
امامِ اہلِسنت غزالیِٔ زماں حضرت قبلہ سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالی کی تعلیمات
ان کی اولاد سے پنہاں رہیں، ان سے پردہ اٹھایا تو چند لاہوریوں نے اٹھایا۔۔۔
حضور محدثِ اعظم پاکستان حضرت قبلہ سردار احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی تعلیمات بھی ا

کی اولاد کو سمجھ نہ آئیں۔۔۔یہ اعزاز بھی چند لاہوریوں کے حصے میں آیا۔۔۔

حضور حافظ الحدیث جلال الملۃِ والدین قبلہ سید جلال الدین شاہ صاحب رحمہ اللہ تعالی کی اوا امجاد بھی اپنے والدِ گرامی کی تعلیمات سمجھ نہیں پائی۔۔۔یہ سمجھ بھی چند لاہوریوں کے حصے میں آئی۔۔۔

سمجھ نہیں آتی کہ ایسے لوگوں کی عقل پہ ماتم کیا جائے یا انہیں بھاٹی گیٹ پہ لا کر باندھ دیا جائے۔۔۔؟؟؟

بہر حال!

یہ ہم نے صرف خانوادۂ حضور محدثِ اعظم پاکستان اور خانوادۂ حضور غزالئِ زماں کے قبلہ سید ریاض حسین شاہ صاحب سے تعلقات کی جانب اجمالی اشارہ کیا ہے۔ورنہ یہ داستان لمبی ہے۔۔۔اگر ہم نے داستان چھیڑی تو ناصبیوں کے پاس سوائے گنتی کے چند منحوس ملاؤں کے کوئی بھی باقی نہیں بچے گا۔

لہٰذا:

اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں۔۔۔!!!

از قلم:

محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین۔سکھر

30 ذوالحجہ 1443ھ

30 جولائی 2022ء

ڈاکٹر سید طاہر رضا شاہ بخاری کا مولانا عبدالستار صاحب کے تقیہ بھرے آڈیو کلپ کی بابت اظہارِ خیال

عطائے سیدہ زہراء ---